

سوال:-

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک میلا دخواں نے مندرجہ ذیل شعر محفل مولود میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں پڑھا۔ شعر:

جو چھو بھی دیوے مگ کوچہ تیرا کی نفس

تو پھر بھی غلہ میں اٹیس کا بنا کیں مزار

الجواب:-

1:- یہ شعر پڑھنا حرام اور کفر ہے، اگر یہ سمجھ کر پڑھے کہ اس کا اعتقاد اور پڑھنا کفر ہے تب تو اس کا ایمان باقی نہ رہا اور اگر یہ علم نہ ہو تو اس کا پڑھنا اور اعتقاد کفر ہے، یہ شخص فاسق اور سخت گنہگار ہے اس کو تا بہ مقدور اس حرکت سے روکنا شرعاً لازم ہے۔ احمد حسن 15 شوال 1369ھ سنجل

2:- اس شعر کا مفہوم کفر ہے، لکھنے والا اور عقیدے سے پڑھنے والا خارج از ایمان ہے ایسے صریح الفاظ میں تاویل کی گنجائش نہیں۔ ظہور الدین سنجل

3:- کسی بے ہودہ اور جاہل آدمی کا شعر ہے، بیوقوف اور بے ہودہ لوگ ہی ایسے مضمون سے محفوظ ہوتے ہیں، اگر یہ اس کا عقیدہ ہے تو کفر ہے۔ دیندار آدمی اس کے سننے سے بھی احتیاط کرنا چاہیے۔ سعید احمد سنجل

4:- اس شعر کا نعت میں پڑھنا اور سننا دونوں کفر ہے۔ وارث علی عقی سنجل

5:- تینوں حضرات داظم، عالم العالی کے جوابات کی میں بالکل موافقت کرتا ہوں۔ محمد ابراہیم عقی عنہ درستہ الشرع سنجل

6:- شعر مذکور اگرچہ نعت میں ہے لیکن حد شرع سے باہر ہے ایسا شعر نہ کہنے والے کو کہنا اور نہ پڑھنے والوں کو پڑھنا جائز ہے۔ یہ غلو اور قبیح ہے۔ محمد کفایت اللہ کان اللہ۔ دہلی

7:- مذکورہ شعر اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف میں شاعر نے کہا ہے لیکن اتنا ضرور ہے کہ شاعر شرعی اصول سے واقف نہیں ہے شعر میں حد درجہ کا غلو ہے جو اسلامی اصول کے کسی طرح مناسب نہیں ہے شاعر کا فراس وجہ سے نہیں ہو سکتا کہ شعر کا پہلا مصرع شرط ہے (جو) معنی میں اگر کے ہے اور محال چیز کو فرض کر رکھا ہے۔

شرط کا وجود محال ہے اسلئے دوسرا مصرعہ جو بطور جزا کے ہے۔ اس کا مترتب ہونا بھی محال ہے مگر شعر نعت رسول سے بہت گرا ہوا اور رکیک ہے۔ ایسے غلو سے شاعر کو بچنا فرض اور ضروری ہے۔ ایسے اشعار سے آپ کی تعظیم نہیں ہوتی بلکہ توہین کا پہلو نمایاں ہو جاتا ہے، یہ صحیح ہے کہ قرآن کے حکم کے مطابق ابلیس جنت میں نہیں جائے گا۔ مگر اس شعر کے قائل کو کافر نہیں کہہ سکتے کہ اس میں محال کو فرض کر رکھا ہے جب تک صحیح تو جیہہ اس کے کلام کی ہو سکتی ہے اس وقت تک اس کے قائل کو کافر کہنا جائز نہیں۔ ایسے اشعار مولود میں پڑھنا نہیں چاہئے۔ واللہ اعلم

کتبہ۔ سید مہدی حسن صدر مفتی دارالعلوم دیوبند 13/702ھ جمعہ

یہ بات دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ جس شعر پر مذکورہ مفتیان دیوبند نے کفر و ضلالت کے فتوے صادر فرمائے ہیں۔ وہ شعر بانی دارالعلوم دیوبند مولانا قاسم نانوتوی کا ہے۔ گویا مذکورہ مفتیوں نے اپنے ”قاسم العلوم والتبیرات“ کو ہی کافر و فاسق قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو شعر مع حوالہ،

جو چھو بھی دیوے مگ کوچہ تیرا انکی نفس

تو پھر تو غلہ میں ابلیس کا بنائیں حزار

(قصائد قاسمی از مولوی قاسم نانوتوی ص 7 مطبوعہ مکتبہ قاسمیہ لاہور)

مختصر یہ کہ مولانا قاسم نانوتوی مذکورہ مفتیوں کی نظر میں،

- 1:- کافر، بے ایمان، فاسق، اور سخت گنہگار ہیں۔ (عالم دیوبند مفتی احمد حسن سنہیل)
- 2:- مولانا کے شعر کا مفہوم کفر، اس میں تاویل کی گنجائش نہیں۔ (عالم دیوبند مفتی ظہور الدین سنہیل)
- 3:- مولانا بے ہودہ اور جاہل آدمی ہیں۔ (عالم دیوبند مفتی سعید احمد سنہیل)
- 4:- مولانا کے اس شعر کو نعت میں لکھنا اور پڑھنا دونوں کفر۔ (عالم دیوبند مفتی وارث علی سنہیل)
- 5:- مولانا کا کافر، بے ہودہ اور جاہل ہونا بالکل صحیح ہے۔ (عالم دیوبند مفتی محمد ابراہیم مدرس؟ الشرع)
- 6:- مولانا کا یہ شعر حد شرع سے باہر غلو اور قبیح ہے۔ (عالم دیوبند مفتی محمد کفایت اللہ، دہلی)
- 7:- مولانا شرعی اصول سے ناواقف، حد درجہ غالی اور توہین رسول کے مرتکب ہیں۔ ان کا یہ شعر بہت گرا ہوا اور رکیک ہے۔ (صدر مفتی دارالعلوم دیوبند سید مہدی حسن صاحب)